قانون وانصاف کمیشن آف پاکستان

نکاح نامہ کی اہمیت

نکاح ایک سماجی معاہدہ (civil contract) ہے جو فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کے عمل سے مکمل ہو جاتا ہے۔ مسلم عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ء کے تحت اسکی رجسٹریشن لازمی قرار دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں نکاح نامہ ایک اہم قانونی دستاویز ہے جس کے ذریعے فریقین (میاں، بیوی) کے حقوق وفرائض کا تعین ہوتا ہے تاکہ بعد کی مشکلات اور قانونی پیچیدگیوں سے بچا جا سکے۔ نکاح نامہ کے سارے کالم انتہائی احتیاط سے پر کرنے کی ضرورت ہے لیکن المیہ یہ ہے کہ اس اہم دستاویز کو نکاح خواں صاحبان کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جاتا ہے جو اپنی آسانی یا کم فہمی کی بناء پر اسے ادھورا چھوڑ دیتے ہیں۔

چونکہ اکثر لوگ نکاح نامہ کی اہمیت سے واقف نہیں ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ان کو نکاح نامہ کی اہمیت کا احساس دلایا جائے کیونکہ عورت کو قانون اور مذہب نے اپنے مستقبل کے بارے میں جن تحفظات کو یقینی بنانے کی اجازت دے رکھی ہے وہ نکاح نامہ کے مندرجات کی صحیح خانہ پری سے ہی ممکن ہے۔ نکاح فارم، جس کا نمونہ مفاد عامہ کیلئے آخر میں دیا جا رہا ہے، نکاح رجسٹرار، کچہری یا کسی بھی سٹیشنری کی دکان سے بآسانی دستیاب ہے۔ فریقین کیلئے ضروری ہے کہ وہ نکاح کے انعقاد سے پہلے اس فارم کو پڑھ کر سمجھ لیں اور پھر باہمی رضامندی سے جملہ شرائط آپس میں طے کرکے نکاح خواں کو فراہم کر دیں تاکہ وہ اس کے مطابق نکاح نامہ پر کر لے۔ دستخط ہونے کے بعد نکاح نامہ کی ایک ایک کاپی فریقین کو فراہم کی جائے گی۔ چونکہ بوقت نکاح یہ فریضہ خاندان کے بزرگ طے کرتے ہیں اس لئے ان کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ نکاح نامہ کے مندرجات سے پوری طرح باخبر ہوں اور اس میں درج تمام شرائط کو آپس میں شق وار طے کرکے اس کو مکمل کریں اور کوئی کالم خالی نہ چھوڑیں۔

نکاح نامہ کی بنیادی جزئیات

(۱) عام معلومات (کالم 1 تا ۱۲)

ان کالموں میں دولہا دلہن کی عمر، ضلع، ولدیت، وارڈ کا نام، فریقین کی طرف سے مقرر کردہ گواہان، شادی انجام پانے کی تاریخ اور یہ کہ آیا دلہن کنواری ہے یا بیوہ یا مطلقہ ہے، درج ہوتا ہے۔

(۲) حق مہر (کالم ۱۳ تا ۱۶)

حق مہر کا نکاح نامہ میں اندراج بہت ضروری ہے، جو عورت کا شرعی اور قانونی حق ہے۔ بعض لوگ ساڑھے بتیس روپے مہر مقرر کرکے اسے غلط فہمی سے شرعی مہر قرار دیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے اور نہ ہی اس کی کوئی شرعی یا قانونی حیثیت ہے۔ حضرت فاطمہؓ کے حق مہر کو شرعی حق مہر قرار دینا اس لئے بھی مناسب نہیں ہے کہ اس وقت کے ساڑھے بتیس درہم کی قدر وقیمت آج کل کے ساڑھے بتیس روپے سے بہت زیادہ ہے۔ حق مہر کے تعین یا اس کے کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ حد کے بارے میں کوئی شرعی حکم موجود نہیں ہے تاکہ فریقین اس کا تقرر اپنی حیثیت کے مطابق کر سکیں۔ نکاح فارم کے کالم ۱۴ میں مہر کی نوعیت لکھی جاتی ہے کہ آیا وہ معجل ہے یا موجل۔ اسی طرح اگر مہر کا کچھ حصہ شادی

کے موقع پر ادا کیا گیا ہو تو کالم ۱۵ میں اسکی مقدار درج کی جاتی ہے۔اور اگر حق مہر کے عوض میں کوئی جائیداد وغیرہ دی گئی ہو تو کالم ۱۶ میں اس کی صراحت اور فریقین کے مابین اس کی طے شدہ قیمت کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حق مہر کی اقسام

(۱) مہر معجل (prompt dower):۔ جو رخصتی کے فوراً بعد یا بیوی کے مطالبہ پر ادا کرنا لازم ہے۔

(۲) مہر موجل (deffered dower):۔ جو کہ ازدواجی تعلق ختم ہونے یعنی طلاق یا وفات کی صورت میں قابل ادا ہو جاتا ہے۔

(۳) خاص شرائط (کالم نمبر ۱۷

کالم ۱۷ خاص شرائط سے متعلق ہے جس کی ایک خاص اہمیت ہے۔کوئی خصوصی شرط مثلاً یہ کہ بصورت ناراضگی یا ناچاقی بیوی اور بچوں کے نان نفقہ کی ادائیگی کس طرح ہوگی اور یہ کہ تحریری رضامندی کے بغیر بیوی کا حق مہر معاف کرنا یا بخش دینا تسلیم نہ ہوگا وغیرہ، کالم نمبر ۱۷ میں واضح طور پر درج کرنی چاہیے۔

(۴) طلاق تفویض (کالم ۱۸

نکاح نامہ کا یہ کالم جتنا اہم ہے اتنا ہی اسے آسانی کے ساتھ نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ یہ کالم عورت کے تحفظ کیلئے موثر بنیاد فراہم کرتا ہے۔اگر شوہر نے بیوی کو حق طلاق تفویض کر دیا ہو تو اس کالم میں اس کا اندراج کیا جاتا ہے اور اگر شوہر نے اس بارے میں کچھ شرائط عائد کی ہوں تو وہ بھی درج کی جاتی ہیں تاکہ تنسیخ نکاح کی قانونی مشکلات سے بچا جا سکے۔چونکہ طلاق ایک انتہائی قدم ہے اور ہمیشہ ناگزیر صورتحال میں بامر مجبوری اٹھایا جاتا ہے۔طلاق کیلئے مقدمہ دائر ہونے کی صورت میں بھاری فیس ادا کرنی پڑتی ہے گواہ پیش کرنے پڑتے ہیں اور اس کے علاوہ انتہائی نامناسب قسم کی الزام تراشیوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اور اس طرح نہ صرف عورت کو بلکہ اس کے پورے خاندان کو ایک طویل، ناخوشگوار عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔اس ذہنی اذیت اور کرب سے بچنے کیلئے اگر نکاح کے دوران ہی مذکورہ کالم کو پر کر لیا جائے تو بعد کی ان مشکلات سے بچا جا سکتا ہے۔

طلاق تفویض کا طریقہ کار یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو مشروط یا غیر مشروط طور پر حق طلاق تفویض کرتا ہے کہ وہ جب چاہے مقررہ شرائط کے تابع اس حق کو استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو شوہر کی زوجیت سے آزاد کر سکتی ہے جس کا نوٹس زیر دفعہ ۷ مسلم عائلی قوانین شوہر اور چیئرمین ثالثی کونسل کو بھی دینا ضروری ہے۔

(۵) شوہر کے حقِ طلاق پر پابندی (کالم ۱۹

اس کالم کو بھی عموماً کاٹ دیا جاتا ہے اور اس طرح مرد طلاق دینے میں مکمل طور پر آزاد ہو جاتا ہے۔اس کالم میں شوہر کے حق طلاق پر پابندی لگائی جا سکتی ہے بشرطیکہ یہ پابندی خلاف قانون نہ ہو اور اس پر قانوناً عمل درآمد کرایا جا سکے، مثلاً حق مہر کی فوری ادائیگی اور بچوں کی حفاظت کی ذمہ داریاں ہوگی وغیرہ۔

(۶) حقِ مہر اور نان و نفقہ کی دستاویز کا اندراج (کالم ۲۰

اگر شادی کے موقع پر حق مہر کے سلسلہ میں کوئی دستاویز تیار کی گئی ہو تو اسکے اندراج کیلئے کالم نمبر ۲۰ وضع کیا گیا ہے تا کہ اس تحریر کا حوالہ ریکارڈ پر آ جائے۔

(۷) دوسری شادی کیلئے اجازت نامہ (کالم ۲۱، ۲۲)

دوسری شادی کی صورت میں عائلی قوانین کے تحت پہلی بیوی اور چیرمین ثالثی کونسل کا اجازت نامہ لینا ضروری ہے۔ لہذا دوسری شادی کی صورت میں بوقت نکاح کالم نمبر ۲۱ کو بھی ضرور پر کر لینا چاہیے اور اس میں دوسری شادی کی اجازت ملنے کی تاریخ درج کی جانی چاہیے۔

(۸)۔ رجسٹریشن :۔ نکاح نامہ کو موثر بنانے کیلئے اسے عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ء کی دفعہ ۵ کے تحت اپنے وارڈ کے نکاح رجسٹرار کے پاس رجسٹر کرانا ضروری ہے۔ نکاح خواں کوئی بھی ہو سکتا ہے لیکن نکاح رجسٹرار وہی ہوگا جو قانونی طور پر مقرر ہو۔ نکاح خواں کیلئے لازم ہے کہ وہ نکاح نامہ کو نکاح رجسٹرار کے پاس رجسٹر کرائے بصورت دیگر اسے مذکورہ قانون کی دفعہ ۵ کے تحت تین ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ شرعی اعتبار سے رجسٹریشن کے بغیر بھی نکاح ہو جاتا ہے لیکن قانونی طور پر سقم کا حامل ہوتا ہے۔

مستقبل کی پریشانیوں سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ نکاح نامہ کے تمام مندرجات کو فریقین باہمی رضامندی سے طے کر کے پُر کریں۔ نکاح نامہ کے کالم ۱۸ کے تحت حاصل حقِ طلاق تفویض کی صورت میں عورت کو بھی چیرمین ثالثی کونسل کو اسی طرح نوٹس دینا چاہیے جیسے کہ شوہر کیلئے دینا ضروری ہوتا ہے۔

نکاح نامہ کے آخر میں دولہا یا اس کے وکیل کے دستخط، دولہا کے وکیل کے تقرر کے دو گواہان کے دستخط، دلہن کے دستخط، دلہن کے وکیل کے دستخط، دلہن کے وکیل کے تقرر کے دو گواہان کے دستخط، شادی کے دو گواہان کے دستخط اور نکاح خواں کے دستخط لازمی ہیں۔

آخر میں نکاح رجسٹرار اپنے دستخط اور مُہر (stamp) ثبت کرتا ہے۔

مزید معلومات کیلئے حسب ذیل پتے پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ریسرچ آفیسر - II

قانون و انصاف کمیشن آف پاکستان

فون نمبر 051-9209412 , 9220483

فیکس نمبر 051-9214416

ای میل : ljcp@ljcp.gov.pk